سوال

(111)مرسل روایت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمہور ائمہ محدثین، مرسل روایت کو احکام ومسائل میں معتبر گردانتے ہیں یا ضعیف سمجھتے ہیں۔ نیز کیا جمہور محدثین میں، محدثین احناف بھی شامل ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور محدثین کے نزدیک تابعی کی مرسل روایت ہر لحاظ سے مردود ہے۔ امام مسلم بن الحجاج النیسابوری (متوفی ۲۶۱ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''والمرسل من الروایات فی اصل قولنا وقول اہل العلم بالاخبار لیس بحجۃ''

ہمارے (محدثین) کے اصل قول اور (دوسرے) علماء کے نزدیک مرسل روایت حجت نہیں ہے۔ (مقدمہ صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۲ بعد ح ۹۲ وفتح الملہم ج ۱ ص ۴۱۰)

حافظ ابوالفضل عبدالرحیم بن الحسین العراقی (متوفی ۸۰۶ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وردہ جماہیر النقاد للجہل بالساقط فی الاسناد''

اور مرسل کو جمہور ناقدین (محدثین) نے رد کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سند میں سے ساقط شدہ واسطہ مجہول ہوتا ہے۔ (الفیۃ العراقی مع فتح المغیث ج ۱ ص ۱۳۴)

علامہ ابن الصلاح الشہرزوری (متوفی ۶۴۳ھ) لکھتے ہیں:

''وماذکرناہ من سقوط الاحتجاج بالمرسل والحکم بضعفہ ہو المذہب الذی استقر علیہ آراء جماہیر حفاظ الحدیث ونقاد الاثر''

اور ہم نے جو ذکر کیا ہے کہ مرسل ضعیف ہوتی ہے اور اس سے حجت پکڑنا ساقط ہے، یہی وہ مذہب (یعنی مسلک) ہے جس پر جمہور حفاظ حدیث اور ناقدین حدیث کا اتفاق ہوا ہے۔ (علوم الحدیث مع التقیید والایضاح ص ۷۴، ونسخہ محققہ ص ۱۳۰)

امام ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

''والحدیث اذا کان مرسلا فانہ لایصح عند اکثر اہل الحدیث''

اور حدیث اگر مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث (یعنی جمہور محدثین) کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ (کتاب العلل ط دار السلام ص ۸۹۶، ۸۹۷ و شرح علل الترمذی لابن رجب ۱/۲۷۳)

حافظ ابو بکر الخطیب البغدادی (متوفی ۴۶۳ھ) رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''وعلی ذلک اکثر الائمۃ من حفاظ الحدیث و نقاد الاثر''

اور اس پر (یہ کہ مرسل حجت نہیں ہے) اکثر ائمہ حفاظ حدیث اور ناقدین حدیث ہیں۔ (الکفایۃ فی علم الروایۃ ص ۳۸۴)

حافظ متقن علامہ ابن خلفون الاندلسی (متوفی ۶۳۶ھ) اپنی کتاب ''المنتقی فی الرجال'' میں لکھتے ہیں: ''ولا اختلاف اعلمہ بینہم انہ لایجوز العمل بالمرسل اذا کان مرسلہ غیر متحرز یرسل عن غیر الثقات'' اس بات میں مجھے کوئی اختلاف معلوم نہیں ہے کہ اگر ارسال کرنے والا محتاط نہ ہو اور غیر ثقہ راویوں سے روایت کرے تو مرسل پر عمل جائز نہیں ہے۔ (النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح للزرکشی ص ۱۵۸)

حافظ یحیی بن شرف النووی (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

''ثم المرسل حدیث ضعیف عند جماہیر المحدثین وکثر من الفقہاء واصحاب الاصول'' پھر یہ کہ مرسل حدیث جمہور محدثین، بہت سے فقہاء اور علمائے اصول کے نزدیک ضعیف حدیث ہے۔ (تقریب النووی مع تدریب الراوی ج ۱ ص ۱۹۸)

ان نقول علماس کے مقابلے میں ''رسالہ ابی داود الی اھل مکہ فی وصف سننہ'' میں لکھا ہوا ہے:

''واما المراسیل فقد کان یحتج بہا العلماء فیما مضی مثل سفیان الثوری''

اور مراسیل سے اگلے علماء حجت پکڑتے تھے جیسے سفیان ثوری۔ (رسالہ ابی داود ص ۲۵)

اسے عبدالحئی لکھنوی حنفی (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ''واما المراسیل فقد کان اکثر العلماء یحتجون بہا فیما مضی مثل سفیان الثوری'' (ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی ص ۳۸۴، ۳۸۵) کے الفاظ میں نقل کیا ہے۔

تنبیہ:

اکثر العلماء کا لفظ رسالہ ابو داود میں موجود نہیں ہے۔

نیز دیکھئے النکت لابن حجر (۱/۵۶۸)

ایسی نقول پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ زرکشی (متوفی ۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

''وینبغی ان یکون مرادہم اکثر اہل الاصول''

اور اس سے مراد یہ لینی چاہیے کہ اکثر اہلِ اصول (واہلِ فقہ) ہیں۔ (النکت للزرکشی ص ۱۵۶)

اس سلسلے میں ابن جریر طبری کی طرف منسوب ایک مردود و باطل قول بھی ہے، اس کی تردید کے لیے النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح للحافظ ابن حجر (۱/۵٦۸) وغیرہ دیکھیں۔

حافظ العلائی (متوفی ۷٦۱ھ) اس پر (یعنی ابن جریر کی طرف منسوب قول پر) تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ان دعوی الاجماع فی ذلک باطل قطعا''

اس (مرسل کی حجیت) کے بارے میں دعوی اجماع یقیناً باطل ہے۔ (جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص ٦۸)

خلاصہ یہ کہ صحابہ کی مراسیل روایات تو قطعا مقبول ہیں لیکن تابعین کی مرسل روایات جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف و غیر مقبول ہیں۔

محدثین احناف میں سے امام ابوحنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے نزدیک مرسل روایت حجت نہیں ہے۔ حافظ طحاوی حنفی (متوفی: ۳۲۱ھ) کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ منقطع (یعنی) مرسل روایت کی حجت نہیں سمجھتے تھے۔ دیکھئے شرح معانی الآثار (ج ۲ ص ٦۴ کتاب السیر باب الرجل یسلم فی دار الحرب وعندہ اکثر من اربع نسوۃ)

حافظ طحاوی حنفی (جمہور) محدثین کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وہم لایحتجون بالمرسل'' اور وہ مرسل کو حجت نہیں مانتے۔ (معانی الآثار ۲/٦ کتاب النکاح، باب النکاح بغیر ولی عصبۃ)

حافظ ابن عبدالبر الاندلسی (متوفی ۴٦۳ھ) کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ (مرسل کو حجت سمجھنے والے) حنفی و مالکی حضرات مناظروں میں مرسل کو حجت نہیں سمجھتے۔

دیکھئے التمہید (ج ۱ ص ۷)

ابن حزم الاندلسی (متوفی ۴۵٦ھ) نے ان لوگوں کا سختی سے رد کیا ہے جو مرسل کو حجت تسلیم کرنے کے بعد خواہشاتِ نفسانیہ کے لیے اسے رد کر دیتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص290

محدث فتویٰ